مراکزِ فقہ و فتاویٰ سے......

دید شنید

ارضِ وطن کے مراکزِ فقہ و فتاویٰ میں شعبان المعظم کا مہینہ موسم بہار کا مہینہ رہا کہ اس میں بڑے بڑے اداروں نے فارغ التحصیل طلبہ کو عطائے اسناد و دستار بندی کے حوالہ سے جلسہ ہائے تقسیم اسناد کا انعقاد کیا۔ راقم کو کراچی کے دو اہم دینی اداروں و مراکزِ فقہ و فتاویٰ کے دو جلسوں میں شرکت کا موقع ملا۔ اس موقع پر علماء کرام کے خطاباتِ دلپذیر سننے اور اپنی پرانی یادداشتوں کا زنگ دور کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ روح پرور مناظر دیکھنے میں آئے۔

مقرر علماء نے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کو ہدایات و پند و نصائح سے سرفراز فرمایا اور ''تاریخی خطابات'' سے شرکاء کی معلومات میں اضافہ کیا۔ یہ جلسے جو خالص علمی جلسے ہوتے ہیں اور جن میں شرکاء بذریعہ کارڈ دعوت نامہ بلائے جاتے ہیں اور جن کے مقررین کا انتخاب بڑی سوچ بچار کے بعد کیا جاتا ہے' عام جلسوں سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ ان میں تقریر یا گفتگو ہر کہ و مہ کا کام نہیں بلکہ دانشورانِ قوم' مفتیانِ کرام' بزرگانِ دین اور فقہاءِ عصر ہی کو ان اجتماعاتِ خاص سے خطاب کرنے کی زحمت دی جاتی ہے اور پھر ان کی گفتگو بڑی جچی تلی' محققانہ' عالمانہ ''معلوماتی'' اور فاضلانہ ہوتی ہے۔ جس سے سامعین و شرکاء کی معلومات ہی نہیں علم میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا دو جلسوں میں سے ایک میں ایک نہایت محققانہ تقریر اسلامی نظریاتی کونسل کے نو متعین رکن حضرت علامہ...... مفتی...... پروفیسر...... منیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کی تھی اس تقریر سے ہمارے علم میں (اور یقیناً سامعین کے علم میں بھی) یہ اضافہ ہوا کہ قرآنِ کریم کا سب سے پہلا ترجمہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کیا۔ اس سے قبل ہم سمجھتے تھے کہ سب سے پہلا ترجمہ (فارسی میں) غالباً ابوبکر عتیق سور آبادی نے کیا تھا جو ۴۷۰۔ ۴۸۰ ہجری کے مابین ہوا تھا اور جس کی ایک جلد کراچی کے خانہ فرہنگ ایران میں ہم نے دیکھی تھی اور اس کے بارے میں ہمیں

بتایا گیا تھا کہ یہ آٹھ جلدوں پر مشتمل فارسی ترجمہ و تفسیر سلجوقی عہد میں لکھا گیا تھا۔

اس کے علاوہ ہم نے پڑھا تھا کہ ترجمان القرآن کے نام سے السید شریف جرجانی کا فارسی ترجمہ بھی قدیم فارسی تراجم میں سے ایک ہے کہ السید شریف جرجانی کا انتقال ۸۱۶ھ میں ہوا۔ تفسیر حقانی کے مصنف علامہ عبدالحق حقانی نے لکھا ہے کہ یہ ترجمہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی طرف منسوب ہو کر طبع ہو چکا ہے۔

اسی طرح ہم نے یہ سن رکھا تھا کہ ملا حسین واعظ کاشفی (۹۱۰ھ) کی تفسیر حسینی فارسی (ترجمہ و تفسیر) ۸۹۷ھ میں مکمل ہو گئی تھی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے دو سو برس قبل سندھ کے ایک بزرگ عالم مخدوم نوح (مخدوم لطف) متوفی ۹۹۸ھ نے بھی فارسی میں ترجمہ قرآن کیا تھا اور یہ ہندوستان میں متداول تھا۔ یہ ترجمہ ۱۴۰۲ھ میں غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب کی تحقیقات و تعلیقات کے ساتھ جدید انداز میں سندھی ادبی بورڈ نے از سر نو شائع کیا اور یہی برصغیر کے اعتبار سے پہلا فارسی ترجمہ بھی ہے۔

مگر اب معلوم ہوا کہ یہ سب محض تاریخی نوشتے ہیں، جبکہ حقیقت وہ ہے جو اسلامی نظریاتی کونسل کے ایک نہایت فاضل اور نووارد محقق رکن نے اسٹیج سے بیان کی ہے۔ (آمنا و صدقنا)

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
چند اہم معاملات کا
شرعی حکم
○ مشینی ذبیحہ کی شرعی حیثیت
○ انعامی بانڈز کی خرید و فروخت
○ بائنہ کی عدت کے دوران وقوع طلاق کا حکم
○ چرم قربانی کی رقم مسجد میں خرچ کرنا
○ مسجد میں نماز جنازہ کا مسئلہ
مفتی محمد رفیق حسنی
شائع کردہ
جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم
گلستان جوہر، بلاک ۱۵، کراچی۔ فون: ٨١١٩١٩٠